الاستفتاء:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک امام مسجد نے شیعہ کا جنازہ پڑھایا، اس امام کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟ اور امام بیماری کی وجہ سے رکوع وسجود صحیح ادا نہیں کرسکتا، تشہد میں ایسے بیٹھتا ہے جیسے سجدہ میں۔ اس بارے میں وضاحت فرمائیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الجواب حامدًا وّ مصلّیاً وّ مسلّماً

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

(۱) شیعہ کے مختلف گروہ ہیں جن میں سے اکثر کے عقائد کفر کی حد تک پہنچے ہوئے ہیں اس لیے صورت مسئولہ میں اگر اس میت کے عقائد کفریہ ہوں مثلاً وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خدا مانتا ہو، یا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر تہمت کا قائل ہو یا جبرائیل امین علیہ السلام کے وحی لانے میں غلطی کا قائل ہو یا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صحابیت کا منکر ہو یا حلال سمجھ کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برا بھلا کہتا ہو جیسا کہ ان حضرات کی معتبر کتب میں اس کی تصریح ہے یا کوئی اور کفریہ عقیدہ رکھتا ہو تو ایسا شخص مسلمان نہیں ہے، اور اس کا نماز جنازہ پڑھنا بھی جائز نہیں، لہذا اگر ایسے شخص کے عقائد کا علم تھا پھر بھی اس کا جنازہ پڑھا تو سخت گناہ کا ارتکاب کیا، جس نے جنازہ پڑھا یا پڑھایا اس پر اعلانیہ توبہ ضروری ہے نیز ایمان اور نکاح کی تجدید بھی واجب ہے۔

تاہم اگر میت کے عقائد کفریہ نہ ہوں یا معلوم نہ ہوں تو بھی چونکہ شیعہ ایک مبتدع اور گمراہ فرقہ ہے اہل السنۃ کے لیے ان کا جنازہ پڑھنا جائز نہیں۔ اگر پڑھ لیا تو توبہ کرے اور احتیاطاً نکاح وایمان کی تجدید بھی کرے۔ اگر جنازہ پڑھنے یا پڑھانے والا امام ہو تو جب تک وہ اعلانیہ توبہ نہ کرے اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔

(۲) سنت یہ ہے کہ آدمی جلسہ اور قعدہ میں بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھے اور دایاں پاؤں اس طرح سیدھا کھڑا کرے کہ انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف ہو جائے لیکن اگر کوئی شخص عذر کی وجہ سے ایسا نہ کرسکے تو اس کی نماز اور امامت بلا کراہت درست ہے۔ البتہ بہتر یہ ہے کہ ایسا شخص امام بنے جو تمام سنن وآداب کی رعایت کرسکے بشرطیکہ بقیہ اوصافِ امامت بھی اس میں پائے جاتے ہوں۔

قال اللہ تبارک وتعالیٰ (التوبۃ:84)

وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ إِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللهِ وَرَسُولِهِ وَمَاتُوا وَهُمْ فَاسِقُونَ۔

وفی الصحیح لمسلم (کتاب فضائل الصحابۃ، باب تحریم سب الصحابۃ رضی اللہ عنہم، 4/ 1967، رقم الحدیث 2541، دار إحیاء التراث العربی، بیروت)

عن أبی سعید، قال: کان بین خالد بن الولید، وبین عبد الرحمن بن عوف شیء، فسبه

خالد، فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم: لا تسبوا أحدا من أصحابی، فإن أحدکم لو أنفق مثل أحد ذهبا، ما أدرک مد أحدهم، ولا نصیفه۔

وفی الرد علی الدر شرح التنویر (کتاب الجهاد، باب المرتد 237/4، دار الفکر، بیروت، 1412ھ)

نعم لا شک فی تکفیر من قذف السیدة عائشة -رضی اللّٰہ تعالی عنها -

أو أنکر صحبة الصدیق، أو اعتقد الألوهیة فی علی أو أن جبریل غلط فی الوحی،

أو نحو ذلک من الکفر الصریح المخالف للقرآن، ولکن لو تاب تقبل توبته، هذا خلاصة ما حررناه فی کتابنا تنبیه الولاة والحکام، وإن أردت الزیادة فارجع إلیه واعتمد علیه ففیه الکفایة لذوی الدرایة.

وفی شم العوارض فی ذم الروافض لعلی القاری (مسألة من اعتقد أن سب الصحابة مباح فهو کافر 28/1)

وأما من سب أحدا من الصحابة، فهو فاسق ومبتدع بالإجماع۔

إذا اعتقد أنه مباح کما علیه بعض الشیعة وأصحابهم، أو یترتب علیه ثواب

کما هو دأب کلامهم أو اعتقد کفر الصحابة وأهل السنة فی فصل خطابهم فإنه کافر بالإجماع۔

وفی الدر مع الرد (کتاب الصلاة، سنن الصلاة 473/1، 474، 477)

(وسننها) ترک السنة لا یوجب فسادا ولا سهوا بل إساءة لو عامدا غیر مستخف...

(رفع الیدین للتحریمة) .....(وافتراش رجله الیسری) فی تشهد الرجل (والجلسة) بین السجدتین۔

وفیه أیضا (508/1)

(وبعد فراغه من سجدتی الرکعة الثانیة یفترش) الرجل (رجله الیسری) فیجعلها بین ألیتیه (ویجلس علیها وینصب رجله الیمنی ویوجه أصابعه) فی المنصوبة (نحو القبلة) هو السنة فی الفرض والنفل۔

وفیه أیضا (کتاب الصلاة، باب الإمامة 558,557/1)

(والأحق بالإمامة) تقدیما بل نصبا مجمع الأنهر (الأعلم بأحکام الصلاة) فقط صحة وفسادا بشرط اجتنابه للفواحش الظاهرة، وحفظه قدر فرض، وقیل واجب، وقیل سنة (ثم الأحسن تلاوة) وتجویدا (للقراءة، ثم الأورع).....الخ۔

وفی الرد (کتاب الصلاة، 477/1)

(قوله (وافتراش رجله اليسرى)أى مع نصب اليمنى سواء كان فى القعدة الأولى أو الأخرى لأنه عليه الصلاة والسلام فعله كذالک وماورد من تورکه عليه الصلاة والسلام محمول على حال کبره وضعفه وکذا يفترش بين السجدتين۔

وفيه أيضا (508/1)

(قوله بين أليتيه) الأظهر تحت أليتيه (قوله فى المنصوبة) أى الأصابع الكائنة فى الرجل المنصوبة. قال فى السراج: يعنى رجله اليمنى لأن ما أمكنه أن يوجهه إلى القبلة فهو أولى. اهـ..... (قوله هو السنة) فلو تربع أو تورک خالف السنة ط (قوله فى الفرض والنفل) وهو المعتمد، وقيل فى النفل يقعد كيف شاء كالمريض۔

وفيه أيضا (كتاب الصلاة، باب الإمامة 557/1)

(قوله وقيل سنة) قائله الزيلعى، وهو ظاهر المبسوط كما فى النهر؛ ومشى عليه فى الفتح. قال: وهو الأظهر لأن هذا التقديم على سبيل الأولوية؛ فالأنسب له مراعاة۔

وفيه (297/1)

قال فى البحر عن الخلاصة: من اعتقد الحرام حلالا أو على القلب يكفر إذا كان حراما لعينه وثبتت حرمته بدليل قطعى۔ أما إذا كان حراما لغيره بدليل قطعى أو حراما لعينه بإخبار الآحاد لا يكفر إذا اعتقده حلالا. اهـ ومثله فى شرح العقائد النسفية۔

وفى شرح المنية الصغير للحلبى 285/1)

ويكره تقديم الفاسق كراهة تحريم ..... وكذا المبتدع ..... والمبتدع من يعتقد شيئا على خلاف معتقد أهل السنة والجماعة وإنما يجوز الاقتداء به مع الكراهة إذا لم يؤد ما يعتقده إلى الكفر فإن أدى إلى الكفر فلا يجوز أصلا الاقتداء به كغلاة الروافض۔ فقط۔ واللّٰہ تعالىٰ أعلم بالصواب وعلمه أتم وأحكم۔

عبدالصمد ساجد

معین دارالافتاء جامعہ حقانیہ، ساہیوال سرگودھا

۲۴/۳/۱۴۳۹ھ ۱۳/۱۲/۲۰۱۷ء

الجواب صحیح

احقر عبدالقدوس ترمذی غفرلہ

(رئیس دارالافتاء جامعہ حقانیہ، ساہیوال سرگودھا)

۲۴/۳/۱۴۳۹ھ